Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | بدھ ۔ ۱۹ ۔ ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ ، ۱۲ ۔ ہجرت ۱۳۷۲ہش ، ۱۲ ۔ مئی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۰۸

سچا انسان کبھی جھوٹی تعریف سے راضی نہیں ہوتا

اگر آپ جھوٹے ہیں تو پھر جھوٹے، جھوٹی تعریفوں سے ہمیشہ خوش ہو جایا کرتے ہیں لیکن آپ کا صدق آپ کو بتائے گا کہ کس حد تک آپ سچے ہیں۔ کیونکہ سچا انسان کبھی جھوٹی تعریف سے راضی نہیں ہو سکتا۔ اور سنتا ہی نہیں۔ سنی ان سنی کر دیتا ہے۔ بلکہ نفرت کرتا ہے۔ اور گھبراتا ہے وہ چاہتا ہے کہ جلد یہ ملاقات ختم ہو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ اس زمانہ میں کیسے کیسے جدید علوم پیدا ہوں گے۔ اور خود مسلمانوں میں کیسے کیسے خیالات کے لوگ پیدا ہو جائیں گے۔ ان سب باتوں کا جواب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دے رکھا ہے اور کوئی نئی تحقیقات یا علمی ترقی نہیں جو قرآنِ شریف کو مغلوب کر سکے اور کوئی صداقت نہیں کہ اب پیدا ہو گئی ہو اور وہ قرآنِ شریف میں پہلے ہی سے موجود نہ ہو۔ جو راہ قرآنِ شریف نے پیش کی ہے وہ نہ انجیل میں پائی جاتی ہے نہ توریت میں اس کا پتہ چلتا ہے اور نہ ہی دنیا کی کوئی اور کتاب اس کمال اور جامعیّت کا دعویٰ کر سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ کاملہ سے قرآن شریف کو عطا کی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۵۲)

قربانی کرتے ہوئے اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش نہ کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کی بڑی بیوقوفی ہے۔ کار بندے تو تمہارے ہیں۔ ان کی تو ذاتی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ جب ان کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہو تو میں دیکھ رہا ہوتا ہوں۔ میری نظر پڑ رہی ہوتی ہے تمہارے دلوں پر، تمہاری زبان پر، تمہاری تحریر پر اور تم جو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہو میں تمہارے دھوکے میں کبھی نہیں آ سکتا اور کبھی نہیں آؤں گا۔ اور یہ (اہلِ ایمان) بھی تمہارے دھوکے میں نہیں آتے۔ اخلاق کے لحاظ سے ادب کے تقاضوں کے پیشِ نظر اور یہ سوچتے ہوئے کہ ان کی دل شکنی نہ ہو کہ ہم ان پر اعتماد نہیں کرتے خواہ تمہیں یہ کہتے رہیں کہ بہت اچھا ہم اسے منظور کرتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بھی صاحب فراست بندے ہیں نہ تم مجھے دھوکا دے سکتے ہو نہ ان بندوں کو دھوکا دے سکتے ہو۔ تمہارا رہن سہن۔ تمہارا معاشرہ تمہاری زندگی کی اقدار ساری کی ساری یہ بتا رہی ہیں کہ تمہارے اموال کتنے ہیں مگر چونکہ یہ ٹیکس کا نظام نہیں اس لئے اخلاقاً بھی تہذیباً بھی اور نظام سلسلہ کی پیروی میں بھی جملہ کارکنان سلسلہ جو منہ سے کوئی کہتا ہے وہ اسے قبول کر لیتے ہیں یہ جانتے ہوئے بھی قبول کر لیتے ہیں کہ یہ شخص کہنے والا اپنے قول میں سچا نہیں ہے لیکن واقعات جو گزر جاتے ہیں۔ وہ ایسے تمام دھوکا دینے والوں کے لئے انتہائی خطرہ کا موجب بن جاتے ہیں۔ ان کی ساری عمر کی قربانیاں رائیگاں جاتی ہیں۔ ان کے اموال سے برکت چھین لی جاتی ہے وہ طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان کو چٹیاں پڑتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ جو جانتا ہے اس کے عطا کے رستے بھی بہت ہیں اور واپس لینے کے رستے بھی ہیں۔ رزق سے جو برکتیں ملا کرتی ہیں۔ چین۔ تسکین اور آرام جان کی برکتیں، وہ برکتیں بھی ان سے چھین لی جاتی ہیں۔ بسا اوقات ایسے خاندانوں کے بچے ان کی آنکھوں کے سامنے تباہ ہو رہے ہوتے ہیں وہ کچھ نہیں کر سکتے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۳ جولائی ۸۲ء)

اعلان نکاح

○ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب سابق مربی انڈونیشیا تحریر کرتے ہیں:۔

مکرم محترم مختار احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نیویارک امریکہ نے خاکسار کے بیٹے عزیزم مرزا انیس احمد صاحب کے نکاح کا اعلان بیت النصیر راچسٹر میں عزیزہ زیبا احمد بنت مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب صاحب آف امریکہ سے مبلغ ۸ ہزار امریکن ڈالر پر مورخہ ۲۵ اپریل کو فرمایا۔

عزیزم انیس احمد مکرم مرزا محمد اسمٰعیل صاحب کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ عزیزہ زیبا احمد مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی کی پوتی اور مکرم مولوی عبد العزیز صاحب بھامبڑی کی نواسی ہے۔

کامیابی

○ عزیزم مکرم جواد احمد ظفر ابن مکرم ظفر احمد صاحب ربوہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شہزاد فاؤنڈیشن سکول دار الیمن غربی ربوہ سے پانچویں کلاس میں سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔

اسی طرح عزیز فواد احمد ظفر ابن مکرم ظفر احمد صاحب نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شہزاد فاؤنڈیشن سکول دار الیمن غربی ربوہ سے تیسری کلاس میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان بچوں کو نمایاں کامیابیوں سے نوازتا رہے۔

چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

12۔ ہجرت 1372ہش
12۔ مئی 1993ء

منزل اور محاسبہ

منزل کا پتہ بھی ہو کہ کہاں ہے تو اس کے لئے راہ متعین کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہنچا تو وہاں شائد کسی رستے سے بھی جا سکتا ہے۔ جس طرح ہم نے دیکھا ہے کہ کوئی بہت اہم میچ ہو تو پوسٹر لگ جاتے ہیں کہ سب رستے اس میدان کی طرف جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سب رستے منزل کی طرف جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ بات بھی یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ منزل تک پہنچنے کا ایک رستہ ہوتا ہے۔ جو نسبتاً چھوٹا ہے اور کم وقت میں وہاں پہنچا دیتا ہے۔

غرضیکہ منزل کا پتہ ہونا بھی لازمی ہے۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی لازمی ہے کہ وہاں پہنچنے کا رستہ متعیّن کر لیا جائے۔ جو ایسا کرے گا وہ کم وقت میں اور بہتر سفر کر کے منزل پائے گا اور دوسرے لوگ وہاں پہنچ تو جائیں گے لیکن اِدھر اُدھر بھٹک کر اور شائد خاصی زیادہ تکالیف برداشت کر کے۔ دنیاوی امور میں بھی راستے متعیّن کرنے ضروری ہوتے ہیں اور دینی امور میں بھی۔ اور اگر ہم یہ کہیں کہ دینی امور میں راستے متعیّن کرنے زیادہ ضروری ہیں تو یہ کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ کیونکہ دنیا کے امور میں بھٹک جانا اتنا نقصان دِہ نہیں ہو سکتا جتنا کہ دینی امور میں۔

ایک اور بات جو اس سلسلہ میں نہائت اہم ہے یہ ہے کہ انسان کو معلوم ہوتے رہنا چاہیئے کہ وہ صحیح راستے پر چل رہا ہے۔ بعض اوقات چلتے چلتے بہت ایک طرف کو نکل جاتے ہیں۔ اور واپس آتے ہیں جو وقت لگتا ہے وہ کوفت کا باعث بنتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ بھی دیکھتے رہنا چاہیئے کہ جتنا راستہ طے کر لیا ہے وہ متعیّن کئے گئے راستے ہی کا حصّہ ہے۔ اور اس سے آگے بھی وہی راستہ ہے۔ جو ہم نے غور و فکر کے بعد اپنے لئے چُنا ہے۔ اس بات کا نام ہے محاسبہ۔ اگر ہم اپنا محاسبہ کرتے رہیں تو ہمارا یقین پختہ سے پختہ تر ہوتا چلا جائے کہ وقت ضائع ہوا ہے اور نہ کوشش میں کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے۔ محاسبہ از خود کرتے رہیں تو دوسروں کو اس بات کا موقعہ ہی نہیں ملتا کہ وہ ہمیں ٹوکیں یا روکیں۔

محاسبہ کی اہمیت کو کبھی بھی کم نہیں کیا جا سکتا۔ محاسبہ دراصل بصیرت کی آنکھ کو کھلا رکھنے والی بات ہے۔ یہ ہمیں سیدھے راستے پر رکھتا ہے۔ اور سیدھے راستے پر رہنا ہی ہمارا حقیقی مقصد ہے۔

تھک ہار کے ہم بیٹھنے والوں میں نہیں ہیں
مانا کہ تری طرح جیالوں میں نہیں ہیں
اُڑتے ہیں تو چھُو لیتے ہیں افلاک کی حد کو
پستی میں بھی ہم پست خیالوں میں نہیں ہیں

ابوالاقبال

انسان

تُو بھی انسان، مَیں بھی ہوں انسان
اِک یہی ہے، تری مری پہچان

ہے جہاں میں جہاں جہاں بھی حیات
زندگی کا یہ ایک ہی عنوان

ایک دھرتی کے ایک سے باسی
ایک سے زیست کے سر و سامان

جسم و جاں ایک سے ہیں ایک سا خون
ایک سے دل میں ایک سے ارمان

دل کی دنیا کے ایک سے جذبات
عشقِ صادق کے ایک سے رُومان

کیوں نہ شیرینیٔ بیاں بھی ہو ایک
سب کے منہ میں تو ایک سی ہے زبان

کچھ بھی تو باعثِ فساد نہیں
وطن و رنگ و نسل و دین ایمان

پھر یہ تفریقِ ما و تُو کیا ہے
اس پہ انسانیت ہو کیوں قربان

پھر یہ جنگ و جدال کیا معنی
کیا ہیں یہ خاک و خون کے طوفان

کیوں نہ مل بیٹھنے کی بات کریں
تاکہ انسانیت چڑھے پروان

ہاتھ میں ہاتھ دے کے آگے بڑھیں
فکرِ دانا و محنتِ نادان

ہے فرشتوں سے آدمی بہتر
آدمیّت کا ہو اگر عرفان

زندگی زندگی بنے ناہیدؔ
کاش انسان بن سکے انسان

عبدالمنان ناہیدؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

لجنہ کالم

میں نے عورتوں کی اصلاح کے لئے لجنہ اماء اللہ قائم کی ہوئی ہے۔ لجنہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی تنظیم کو مکمل کرے اور عورتوں کی اصلاح اور ان کی تربیت اور ان کے اخلاق کی درستی کی کوشش کرے اور عورتوں کی اصلاح اور تربیت کے لئے جن سامانوں کی ضرورت ہے وہ سامان مہیا کرے۔ قادیان میں تو لجنہ اماء اللہ دیر سے قائم ہے باقی سارے ہندوستان میں چالیس پچاس لجنائیں ہیں۔ (یہ ارشادات ۱۹۴۴ء کے ہیں) حالانکہ اس کے مقابل مردوں کی آٹھ سو سے اوپر انجمنیں ہیں جہاں مردوں کی آٹھ سو سے اوپر انجمنیں ہیں وہاں عورتوں کی چالیس پچاس لجناؤں کے معنی یہ ہیں کہ ابھی تک عورتوں کا بیسواں حصہ بھی منظم نہیں ہوا۔ کام کا سوال تو دوسری چیز ہے۔ پہلا کام تو یہی ہوتا ہے کہ تنظیم مکمل کی جائے۔ جب تک تنظیم کے سامان ہی پیدا نہ ہوں اس وقت تک آگے کام کس طرح ہو سکتا ہے۔ پس آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جتنی عورتیں یہاں جلسہ پر آئی ہوئی ہیں اگر ان کے ہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں ہے تو وہ یہاں سے واپس جاکر لجنہ اماء اللہ قائم کریں اور اگر وہاں لجنہ اماء اللہ قائم کرنے کے سامان نہ ہوں۔ مثلاً وہاں کوئی لکھی پڑھی عورت نہ ہو جو کام کر سکے تو وہ مرکزی لجنہ اماء اللہ سے مل کر بات کرتی جائیں اور ہدایات لے لیں اور اپنا نام اور پتہ وغیرہ ان کو لکھاتی جائیں تاکہ ان کے ہاں لجنہ کے قیام کا سامان کیا جائے۔ اگر ہم عورتوں کی اصلاح کا کام کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے ضروری ہے کہ جہاں ایک سے زیادہ عورتیں ہوں وہاں لجنہ اماء اللہ قائم کی جائے۔ لجنہ کے معنی ہیں کمیٹی۔ اردو میں جس کو کمیٹی کہتے ہیں عربی میں اس کا نام لجنہ ہے۔ پس ہر احمدیہ جماعت میں مستورات کی ایک کمیٹی ہو۔ جہاں پڑھی لکھی عورتیں موجود ہوں۔ وہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے خط و کتابت کر کے قواعد وغیرہ منگوالیں اور اپنے ہاں کی عورتوں کو جمع کر کے ان کو وہ قواعد وغیرہ سنائیں اور لجنہ قائم کریں اور جہاں پڑھی لکھی عورتیں موجود نہ ہوں وہ کسی مرد سے خط لکھوالیں۔ اور مرکزی لجنہ کو اطلاع دیں۔ اور اپنی ضروریات ان کے سامنے بیان کریں۔ اور اگر وہ عورتیں یہاں جلسہ پر آئی ہوئی ہوں تو وہ خود لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی کارکنوں سے مل کر اپنی ضرورتیں ان کے سامنے بیان کریں تاکہ مرکزی لجنہ ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے مسئلہ کو حل کر سکے اور ہر جماعت میں لجنہ قائم ہو سکے۔ پس جب تک تمام عورتوں تک آواز نہ پہنچائی جا سکے۔ اس وقت تک کام نہیں ہو سکتا۔ اور آواز پہنچانے کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ تمام عورتوں کو منظم کیا جائے اور ہر گاؤں اور ہر قصبہ اور ہر شہر میں لجنائیں قائم کی جائیں۔ اس وقت ہندوستان سے باہر بھی بعض جگہوں پر لجنائیں قائم ہیں لیکن نہ تو ہندوستان کے اندر پوری طرح کام ہو رہا ہے اور نہ باہر ہی کام ہو رہا ہے۔ پس میں جماعت کی خواتین کو خصوصیت کے ساتھ یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ یہاں سے یہ پختہ ارادہ کر کے جائیں کہ اپنے شہر اور اپنے گاؤں میں لجنہ قائم کئے بغیر وہ دم نہیں لیں گی اور اگر ان کے ہاں پڑھی لکھی عورتیں نہ ہوں اور خط و کتابت کرنے میں دقت ہو تو وہ کسی مرد سے خط لکھوالیں اور لجنہ مرکزیہ کو اطلاع دیں اور اپنی ضروریات ان کے سامنے بیان کریں۔ یا مجھے خط لکھوا دیں۔ میں ان کی ضروریات پورا کرنے کا انتظام کرا دوں گا۔ میرا منشاء ہے کہ مربیوں کے سپرد بھی یہ کام کیا جائے کہ جہاں جہاں وہ جائیں وہاں لجنہ اماء اللہ ضرور قائم کریں۔ اور اس سال کے اندر اندر ہر گاؤں ہر قصبہ اور ہر شہر میں یہ کام ہو جائے۔ اس وقت گاؤں تو الگ رہے کئی شہروں میں بھی ابھی لجنائیں قائم نہیں۔ پس اس سال اس کے لئے پوری پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ ۱۹۴۵ء کے اندر اندر ہر جماعت میں عورتوں کی تنظیم اور لجنہ کا قیام ہو جائے تاکہ اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو دوسرے سال ہم عورتوں کی اصلاح اور تربیت کی طرف قدم اٹھا سکیں۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھی میں ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنے دفتر کو مضبوط کرے اور اپنے کام کی اہمیت کو سمجھے۔ اس وقت تک قادیان کی لجنہ اماء اللہ کو ہی لجنہ مرکزیہ سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیئے کہ قادیان کی لجنہ دوسرے شہروں کی لجناؤں کی طرح الگ ہو اور لجنہ مرکزیہ الگ ہو۔ پھر لجنہ مرکزیہ چھ سات مختلف کاموں کے لئے مختلف سیکرٹری مقرر کرے۔ اور ان کے الگ الگ دفاتر بنا کر جن جماعتوں کا انہیں پتہ ہو ان کے ساتھ خط و کتابت کریں اور جن جماعتوں کا انہیں علم نہ ہو ان کا پتہ صدر انجمن احمدیہ کے دفتر سے لے لیں۔ اور پھر وہاں کے مرد سیکرٹری سے خط و کتابت کر کے وہاں کی عورتوں کے متعلق دریافت کر لیں اور پھر وہاں لجنہ قائم کرنے کی کوشش کریں۔ پس ایک طرف تو میں ہر عورت کو نصیحت کرتا ہوں کہ یہاں سے وہ اس ارادے کے ساتھ اپنے وطن واپس جائے کہ وہاں جاکر ضرور لجنہ اماء اللہ قائم کرے گی اور دوسری طرف میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ اس سال کے اندر اندر ہندوستان کے ہر شہر، ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں ضرور لجنہ اماء اللہ قائم کر دے گی۔ اور نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ہندوستان سے باہر بھی لجنائیں قائم کرنے کی کوشش کرے گی۔ میں دونوں کو اس لئے توجہ دلاتا ہوں کہ بعض افراد سستی کر جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ مرکز سستی کر جاتا ہے۔ اس لئے میں نے دونوں کو توجہ دلادی ہے کہ اگر مرکز سستی کرے گا تو افراد اس سستی کو دور کرنے کی طرف مرکز کو توجہ دلا سکیں گے اور اگر افراد سستی کریں گے تو مرکز ان کی اصلاح کی کوشش کرے گا۔ اس وقت تک مرکزی لجنہ کا قصور ہے اور ان کی غلطی ہے کہ ابھی تک انہوں نے اپنے دفتر کو منظم نہیں کیا۔ بڑے کام بغیر کسی عملہ کے نہیں ہو سکتے۔ میں نے کئی دفعہ لجنہ کی عورتوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ دفتر میں ایسی مستقل کارکن عورتیں مقرر کریں جو پورا وقت دفتر میں کام کریں آخر عورتیں مدرسوں میں پڑھاتی ہیں۔ ڈاکٹری کرتی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے مستقل طور پر کام کرنے والی عورتیں دفتر کو نہ مل سکیں۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ ایسی عورتیں مل سکتی ہیں جو مناسب گزارہ پر کلرک یا سیکرٹری کے طور پر باقاعدہ دفتر میں کام کریں اور باہر کی لجنات سے خط و کتابت کریں۔ اس وقت یہ کام ایسی عورتوں کے سپرد ہے جن کو کبھی فرصت ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اس رنگ میں کام نہیں کر سکتیں جس رنگ میں کہ ہونا چاہیئے۔ میں نے خدام کو بھی شروع شروع میں نصیحت کی تھی کہ اپنے دفتر میں مستقل کارکن رکھو اور اس بات کی پرواہ نہ کرو کہ ایسے کارکنوں کو گزارے کے لئے کچھ رقم دینی پڑے گی۔ کیونکہ جب تک تم مستقل کارکن نہیں رکھو گے۔ اس وقت تک تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ خدام نے ایسے کارکن رکھے اور بہت حد تک ہندوستان میں ان کی تنظیم ہو چکی ہے اسی طرح لجنہ بھی جب تک مستقل کارکن دفتر میں مقرر نہیں کرے گی۔ اس وقت تک وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ بغیر مستقل طور پر کام کرنے والی عورتوں کے وہ اس کام میں کامیاب ہو سکیں گی شائد عورتیں آج سے پانچ سال پہلے منظم ہو جاتیں۔ اگر مرکزی دفتر میں مستقل طور پر کام کرنے والی کلرک عورتیں مقرر ہوتیں جو باقاعدہ باہر کی عورتوں سے خط و کتابت کرتیں۔ پس میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ جنوری ۱۹۴۵ء میں وہ اپنے کام کی سکیم مرتب کر لیں اور ایسی کلرک عورتیں اپنے دفتر میں مقرر کریں جن کا یہ کام ہو کہ وہ ہر روز بیرونجات کی عورتوں سے خط و کتابت کریں۔ اور جہاں کے پتے ان کو معلوم نہ ہوں صدر انجمن احمدیہ کے ذریعہ سے وہاں کے مرد سیکرٹریوں کے پتے دریافت کر کے ان کو خط لکھ کر وہاں کی عورتوں کے متعلق دریافت کر لیں۔ اور پھر ان عورتوں سے خط و کتابت کر کے وہاں لجنہ قائم کریں۔ اس طرح جب ہر جگہ لجنہ اماء اللہ قائم ہو جائے گی۔ تو ان کی ضرورتوں کا لجنہ مرکزیہ کو علم ہوتا رہے گا۔ اور ان کی اصلاح اور تربیت کی طرف توجہ ہو سکے گی۔ اگر کسی جگہ قرآن مجید جاننے والی کوئی عورت نہ ہوگی تو وہاں کی عورتیں لجنہ مرکزیہ کو لکھیں گی کہ ہمارے لئے استانی مقرر کرو جو ہمیں قرآن شریف پڑھائے۔ اگر کسی جگہ اردو جاننے والی کوئی عورت نہیں ہوگی تو وہاں کی عورتیں لجنہ مرکزیہ کو لکھیں گی کہ کسی استانی کا انتظام کیا جائے جو ہمیں اردو پڑھائے تاکہ ہم سلسلہ کے اخبار اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب پڑھ سکیں تو وہاں کی لجنہ مرکزی لجنہ سے خط و کتابت کر کے اپنی ضرورتیں ان کے سامنے بیان کرے گی۔ اور لجنہ مرکزیہ کا کام ہوگا کہ ان کی اس قسم کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرے پس جب تک عورتوں کی تربیت کے مسئلہ کو حل نہیں کیا جائے گا۔ اس وقت تک کام نہیں بن سکتا۔

(صاحب ایمان) کو چاہیئے کہ
خدا کی حمد اور تسبیح کرتا رہے
اور اس سے حفاظت طلب کرتا رہے
(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــ نون ۔ سین

بوسنیا کیلئے اسلحہ

بوسنیا کے مسلمانوں کی مشکلات میں سے سب سے بڑی مشکل جس کا وہ ایک لمبے عرصے سے اظہار کر رہے ہیں یہ ہے کہ ان پر اپنی حفاظت کے لئے بھی اسلحہ خریدنے کی پابندی لگی ہوئی ہے آغاز کار میں جب انہیں خورد و نوش کی اشیاء دی جاتے لگیں تو انہوں نے بار بار کہا کہ خورد و نوش کی ضرورت تو اس صورت میں پڑتی ہے کہ ہم زندہ رہیں۔ اور اگر ہمیں اپنی جانیں بچانے کے لئے ہتھیار نہیں ملتے اور ہم زندہ نہیں رہتے تو ہم ان خورد و نوش کی اشیاء کو کیا کریں۔ یہ بات کہہ کر انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ان کی سب سے اولین ضرورت یہ ہے کہ انہیں اسلحہ خریدنے کی اجازت دی جائے۔ جبکہ مسلم ممالک سے انہوں نے بار بار اپیل کی کہ وہ انہیں اسلحہ فراہم کریں۔ چنانچہ ایک موقعہ پر سعودی عرب اور ایران نے کہا کہ اگر اقوام متحدہ کی طرف سے بوسنیا کے مسلمانوں کو اسلحہ خریدنے کی اجازت نہ دی گئی تو ہم اس بات کی کوشش کریں گے کہ جس طرح بھی ہو انہیں اسلحہ پہنچایا جائے۔ چاہے یہ بات اقوام متحدہ کی قراردادوں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اس میں کیا شک ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے خلاف جانا بھی کوئی آسان کام نہیں۔ لیکن جذبے کا ضرور پتہ چلتا ہے کہ بوسنیا کے مسلمانوں کو سب سے زیادہ ضرورت اسلحہ کی ہے اور اسی مسلم ملک کو وہ اپنا دوست سمجھ سکتے ہیں جو ان کے لئے اسلحہ فراہم کرے۔ اب کہا جاتا ہے کہ امریکہ اور اس کے ساتھیوں نے اپنی اس شدت میں کسی قدر نرمی کر دی ہے جو انہوں نے بوسنیا کے مسلمانوں کو اسلحہ دینے میں انکار سے کی تھی۔

گویا کہ ایسا لگتا ہے کہ اب اقوام متحدہ امریکہ اور اس کے اتحادی اس بات پر رضامند ہو رہے ہیں کہ بوسنیا کے مسلمانوں کو کسی حد تک اسلحہ خریدنے کی اجازت دی جائے۔

پہلے اسلحہ نہ دینے کی وجہ یہ بتائی جاتی تھی کہ اگر بوسنیا کے پاس بھی اسلحہ ہوتا تو جنگ کی شکل بالکل بدل جائے گی اور اس بات کا امکان ہے کہ سربیا اور بوسنیا کی آپس میں جنگ دوسرے ممالک تک پھیل جائے اور پھر یہ عالمی طور پر ایک خطرہ بن جائے، لیکن اب جبکہ سربیا کے خلاف اقوام متحدہ کچھ پابندیاں لگا رہا ہے اور وہاں نو فلائی زون بھی قائم کر دیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ اتحادی اس بات پر راضی ہوتے نظر آتے ہیں کہ بوسنیا کے مسلمانوں کو اسلحہ خریدنے کی اجازت دے دی جائے اگرچہ خیال یہ کیا جاتا ہے کہ انہیں پوری طرح اسلحہ خریدنے نہیں دیا جائے گا۔ صرف تھوڑا سا یعنی جتنا کہ اقوام متحدہ یا امریکہ سمجھتے ہیں کہ انہیں ملنا چاہیئے نہ کہ جتنا وہ خود سمجھتے ہیں۔ انہیں اسلحہ کی ضرورت ہے۔ بہرحال اگر انہیں اسلحہ ملنا شروع ہو گیا تو یقیناً وہ اپنا دفاع کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے اور سربیا کے لوگوں کو بھی اس بات کی سمجھ آجائے گی کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جا سکتا ہے اور اس طرح ان کے حملے بھی کم ہونے کا امکان ہے۔

مقبوضہ کشمیر

گذشتہ دنوں اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس میں دیگر قراردادوں کے علاوہ یہ قرارداد بھی منظور کی گئی تھی کہ مسلمانوں کا ایک وفد ہندوستان جائے اور حکومت سے بات چیت کر کے اس بات کی اجازت حاصل کرے کہ انہیں مقبوضہ کشمیر میں جانے دیا جائے۔ تاکہ وہ وہاں کے مسلمانوں کی کیفیت کا اندازہ لگا سکیں۔ اس قرارداد کی ہندوستان نے بڑی شدت سے مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اسلامی ممالک کو اس بات کا کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ ہندوستان کے اندرونی معاملات میں دخل دیں۔ ہندوستان کا کہنا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ ہندوستان کا داخلی معاملہ ہے اور وہ جسے بغاوت کہا جاتا ہے اسے ضرور کچل دے گا۔ اس کا خیال ہے کہ وہ وقت دور نہیں جب وہاں کے مسلمان جمہوری انتخابات کے بعد نارمل زندگی گذار سکیں گے۔ لیکن جیسا کہ وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں اس بات کا تذکرہ ہوا اور اس پر بحث بھی ہوئی ان وزراء کا خیال ہے کہ ہندوستان جس ظلم و تشدد کو وہاں روا رکھ رہا ہے۔ اسے فوری طور پر بند کروانا ضروری ہے داخلی معاملہ ہے یا داخلی معاملہ نہیں ہے۔ سب سے پہلے جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ وہاں کے مسلمانوں پر تشدد کو رکوایا جائے۔ وہاں لوگوں کو ایذائیں دی جاتی ہیں۔ حراست میں لے کر مارا جاتا ہے عورتوں کی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ اور بچوں کو بھی نہیں چھوڑا جاتا۔ مکانوں کی تلاشی لیتے وقت مکانوں کو آگ بھی لگائی جاتی ہے۔ اور مکان کے مکینوں کو حراست میں لیا جاتا ہے۔ بعض اوقات انہیں گھروں سے باہر نکال کر گولی سے اڑا دیا جاتا ہے یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ چاہے یہ معاملہ داخلی ہو یا داخلی نہ ہو ان کا ازحد ضروری ہے۔ انسانی حقوق کی یہ پامالی کسی طرح بھی اور کسی خطے میں بھی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ لیکن ہندوستان اسے اپنا گھریلو معاملہ سمجھتے ہوئے اسلامی تنظیم کے وزرائے خارجہ کی اس قرارداد کو مذمت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور اس کا کہنا ہے کہ اس طرح کے کسی وفد کو ہندوستان آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ کسی صورت میں بھی ایسی باتوں پر گفت و شنید کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر او آئی سی چاہے بھی تو وہ خود اپنے نمائندے بھیج کر مقبوضہ کشمیر کے حالات کا اندازہ نہیں لگا سکتی۔

دہشت گردی؟

گذشتہ روز برطانیہ کے ہائی کمشنر سر نکولس بیرنگٹن نے پاکستان کے وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ سے ملاقات کے دوران کہا کہ وہ امریکہ کے ساتھ اس بات میں ہم آہنگ نہیں ہیں کہ پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اس بات کا یقین نہیں ہے کہ پاکستان کسی طرح بھی دہشت گردی میں ملوث ہے۔

اسی طرح فرانسیسی سفیر نے بھی سید شریف الدین پیرزادہ سے ملاقات کی اور انہوں نے بھی کہا کہ فرانس ہرگز اس بات کی تائید نہیں کرتا کہ پاکستان دہشت گردی میں ملوث ہے۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ کے سفیر مسٹر مونجو نے پاکستان کے وزیر خارجہ کو بتایا ہے کہ اسکے ملک کا کیا خیال ہے۔ اور اس خیال کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کو موجودہ صورت حالات میں دہشت گرد قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پیرزادہ سے ملاقات کے بعد سفیر موصوف نے خوشی کا اظہار کیا۔

ذرائع نے بتایا کہ امریکہ کے سفیر وزیر خارجہ سے دوبارہ ملاقات کریں گے اور ان کے ساتھ سابق سفیر جو سی ۱۳۰ کے حادثے میں جنرل ضیاء الحق کے ساتھ ہلاک ہو گئے تھے کی بیگم بھی ہوں گی۔ آجکل مسز رافیل نئی دہلی میں امریکی سفارت خانے میں سیاسی کونسلر ہیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ جنوب مشرقی ایشیا کے شعبے کی واشنگٹن میں اسسٹنٹ سیکرٹری مقرر کی جانے والی ہیں۔

اسرائیلی پالیسی میں نرمی؟

اسرائیلیوں نے جن فلسطینیوں کو آج سے خاصا لمبا عرصہ پہلے ملک بدر کیا ہوا تھا۔ ان میں سے تقریباً ۳۰ افراد کو واپس بلایا گیا ہے۔ اگرچہ ۴۰۰ کے قریب فلسطینی جنہیں ملک بدر کئے ہوئے ۱۴۰ دن کے قریب ہو گئے ہیں ان میں سے بھی بعض لوگوں کو واپس بلایا جاتا ہے لیکن وہ سب کے سب اکٹھے واپس جانا چاہتے ہیں اس طرح نہیں کہ آج دو اور کل دس۔ اس طرح وہ جانے کے لئے تیار نہیں لیکن یہ لوگ جو کافی عرصے سے اسرائیل سے باہر تھے۔ انہیں اب واپس بلایا جا رہا ہے اور جن کی تعداد ۳۰ کے قریب ہے۔ یہ واپس جا رہے ہیں۔ اور تنظیم آزادی فلسطین کے رہنماؤں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ لگتا ہے کہ اسرائیل نے اس سلسلے میں اب اپنی پالیسی میں کسی حد تک نرمی پیدا کر لی ہے اسی نرمی کے لئے تنظیم آزادی فلسطین ایک لمبے عرصے سے مطالبہ کر رہی تھی اب اگر ایسا ہو گیا ہے تو وہ اسے اپنی فتح بھی سمجھتے ہیں اور وہ اسرائیل کی بدلتی ہوئی پالیسی کو استحسان کی نظروں سے بھی دیکھتے ہیں۔

مشکلات آتی ہیں اور ضرور آتی ہیں مگر (صاحب ایمان) کا کام ہے کہ وہ خدا تعالیٰ پر کبھی بدظن اور اس سے مایوس نہیں ہوتا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان
16۔ اپریل 1993ء

روزنامہ ڈان کے 16 اپریل 1993ء کے شمارہ میں خطوط کے کالم میں غلام زکریا کراچی سے کہتے ہیں:

حال ہی میں لاس اینجلس میں چار پولیس مینوں کا کیس دوبارہ سماعت ہوا۔ اور دوبارہ سنے جانے کی وجہ یہ تھی کہ لوگوں نے عدالت کے فیصلے کو مسترد کر دیا تھا۔ امریکہ میں کھلم کھلا تنقید حتیٰ کہ سپریم کورٹ کے فیصلوں پر بھی کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ ایسا کیوں ہے۔ کیونکہ لوگوں کا خیال تمام اداروں سے بالا ہے۔ آخر جج بھی تو انسان ہیں اور ان سے غلطی ہو سکتی ہے۔ اسی لئے مغرب میں ایک جج نے ریٹائر ہونے کے وقت کہا تھا کہ جب وہ فیصلے لکھتے تھے تو انہیں اس بات کا احساس ہوتا تھا کہ انہیں بھی ان سے ایک بڑی طاقت (AUTHORITY) (اتھارٹی) جج کرے گی۔ یعنی لوگ۔ میں اس پر یہ اضافہ کرنا چاہوں گا کہ اس اتھارٹی سے بھی ایک بڑی اتھارٹی یعنی خدا تعالیٰ۔

اسلام کے قرونِ اولیٰ میں تو انصاف کا معیار اس سے بھی بہت زیادہ مضبوط (بلند و بالا) تھا۔ حضرت عمرؓ کو جمعہ کے خطبہ کے دوران روکا گیا تاکہ وہ ایک ذاتی بات کی وضاحت کریں۔ اس وقت تک خطبہ دوبارہ نہیں شروع کیا گیا۔ جب تک کہ سوال پوچھنے والے کی پوری طرح تسلی نہیں ہو گئی۔ حضرت عمرؓ نے اس سلسلے میں یہ نہیں کہا کہ وہ ایک صحابی ہیں اور اس لئے ہر قسم کی تنقید سے مبرا۔ اور کوئی جج بھی حضرت عمرؓ سے زیادہ (SACRO SANT) سیکرو سینٹ) محترم نہیں ہو سکتا۔ حضرت علیؓ نے اپنے گورنروں کو حکم دے رکھا تھا کہ یہ بات ان کے لئے کافی نہیں ہے کہ وہ دیانت دار ہیں۔ ان کی دیانت داری سب لوگوں پر ایک کھلا راز ہونی چاہیئے یعنی سب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ دیانت دار ہیں۔ صاف طور پر اس کا یہی مطلب ہے کہ ایک منصف کا انصاف اس لئے تسلیم کیا جائے کہ وہ متعصب نہیں ہے۔ انصاف پسند ہے اور ٹھیک بات کرتا ہے۔

اس لئے کہا جاتا ہے کہ مسلمان جج (قاضی) بے وجہ ان تمام باتوں پر سختی سے عمل نہیں کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک اسلامی جج تھے۔ جج غصے میں آ گیا جبکہ وہ کسی معاملے کا فیصلہ کر رہا تھا۔ تو انہوں نے اپنے اس کیس کو کسی دوسرے قاضی کے پاس بھیج دیا۔ اور یہ کہا کہ وہ نہیں کہہ سکتے کہ اس غصے کی حالت میں وہ غیر متعصبانہ فیصلہ کر سکیں گے۔ ایک اور جج اسی طرح غصے میں آ گیا تو اس نے اپنے کیس کو متاخر کر دیا تاکہ اگلے روز ان کا غصہ ٹھنڈا پڑ جائے اور وہ غیر متعصبانہ فیصلہ لکھنے کے قابل ہو جائیں۔ اس بات سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام میں ایک جج کو نہیں چاہیئے کہ وہ غصے کی حالت میں ہو۔ درآنحالیکہ وہ کسی معاملے کا فیصلہ کر رہا ہو اور اگر اسے غصہ آ ہی جائے تو وہ اس معاملے کو آگے نہ بڑھائے

ایک اور بڑی اہم مثال مستقل مزاجی اور سچائی انصاف اور باضمیر ہونے کی ذمہ داری کے ساتھ کام کرنے کی یہ ہے کہ حضرت امام مالکؒ کا واقعہ ہے آپ نے ایک فیصلہ دیا جو خلیفہ وقت کو پسند نہ آیا۔ انہوں نے ان سے کہا کہ وہ اس فیصلے کو بدلیں۔ امام مالک نے مسلسل اس بات سے انکار کیا کہ وہ فیصلہ نہیں بدلیں گے جس سے خلیفہ کو غصہ آیا اور انہوں نے کہا کہ امام صاحب کو پبلک میں کوڑے لگائے جائیں۔ جب ان کو پبلک میں کوڑے لگائے جا رہے تھے تو وہ اپنے فیصلے کا مسلسل اعلان کر رہے تھے۔

جہاں تک پاکستان میں توہین عدالت کے قوانین کا سوال ہے وہ عوام الناس کو اس بات سے روکتے ہیں تاکہ عدالت کے فیصلوں پر اثر نہ ڈالیں۔ یہ قوانین اینگلو سیکسن روح کے لحاظ سے اینگلو سیکسن بھی نہیں ہیں کیونکہ انگلستان اور امریکہ میں دئے گئے فیصلوں کو پبلک میں زیر تنقید لایا جا سکتا ہے پاکستانی توہین عدالت کا قانون نوآبادیاتی قانون ہے ان دنوں فیصلے اس طرح دئیے جاتے تھے کہ نوآبادیاتی طاقت کو محفوظ رکھا جائے اور اسی بات پر پردہ ڈالنے کے لئے قانون کے قواعد بنائے گئے تھے۔ پاکستانی قوانین میں توہین عدالت غیر جمہوری ہے اور کلی طور پر غیر اسلامی کیونکہ یہ عوام الناس کو تنقید کی اجازت نہیں دیتے لوگ اپنے اس خیال کا اظہار نہیں کر سکتے کہ وہ کسی فیصلے کو پسند نہیں کرتے اس لئے کہ وہ فیصلہ غلط ہے۔ میں یہ بات اضافہ کرنا چاہوں گا اور میں ایسا نہایت افسوس کے ساتھ کر رہا ہوں کہ پاکستانی حکمرانوں کے متعلق بھی دئیے گئے فیصلے متعصبانہ تھے۔ اور یہ تعصب حکمرانوں کے حق میں تھا کیونکہ عجیب عجیب منطق سامنے لائی گئی مثلاً نظریہ ضرورت کامیابی کے ساتھ اقتدار پر قبضہ کر لینا قانونی سمجھا گیا اور ایک معاملے میں تو جو غیر قانونی تھا۔ اسے پھر اس کی وفات کے بعد قانونی بنایا گیا۔ اور ایک معاملے میں حکمران کی وفات کے بعد اسے غیر قانونی کہا گیا۔ افسوس ہے کہ ہم میں ایک بھی امام مالک موجود نہیں ہے۔ اگر پاکستان اپنے آپ کو دنیا کے مہذب ملکوں میں شمار کروانا چاہتا ہے اور یہ حق حاصل کرنا چاہتا ہے کہ اسے اسلامی ملک کہا جائے تو توہین عدالت کے قوانین کو ختم کر دینا چاہیئے۔

ڈان
27۔ اپریل 1993ء

انگریزی اخبار دی ڈان کے 27 اپریل 1993ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں ایس ارتضیٰ حسین (کراچی) کہتے ہیں۔

اگرچہ کسی دوسرے ملک جانے والے تمام لوگوں سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ وہاں کے قوانین کا احترام کریں لیکن یہ بات بھی درست ہے کہ ضابطہ تحریر میں لائے گئے ہوں یا ایسا نہ کیا گیا ہو کچھ ایسے قوانین بھی ہیں جو میزبانوں پر لاگو ہوتے ہیں۔

اگرچہ یہ بات دورے کے لئے واضح تو نہیں ہوتی لیکن دورہ کرنے والی ایک ٹیم اس بات کا حق رکھتی ہے کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے اور اس کی حفاظت کی جائے اور یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جو میزبانوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ پاکستان کی ٹیم اپنے دورے کے پہلے دور میں (جب یک روزہ میچ کھیلے جا رہے تھے) بعض واقعات کی بناء پر یکے بعد دیگرے مشکل میں رہی اور پھر اس کے بعد سب سے زیادہ افسوسناک واقعہ (اور یہی اس کے متعلق کم سے کم کہا جا سکتا ہے) گرینیڈا میں پیش آیا دوسری بات یہ ہے کہ جو کرکٹ نہیں ہے وہ ہرگز کرکٹ نہیں ہے۔ اگر گرینیڈا کے پرجوش پولیس مین نے یہ سوچا کہ پاکستانی کھلاڑیوں پر جو الزام لگایا جائے گا وہ ان کے ساتھ چپک جائے گا۔ یا یہ نہیں تو کم از کم ان کے حوصلے گرفتاری کے بعد خاصے پست ہو جائیں گے۔ اور ویسٹ انڈیز آسانی کے ساتھ ٹیسٹ سیریز جیت لے گا۔ لیکن یہ وہ رویہ ہے جو کھیل کے متعلق اپنانا ہرگز درست نہیں لیکن کیا ایسا ہی گیا۔ اس کے نتائج جو آئندہ دوروں پر پڑیں گے۔ ان پر پوری طرح غور نہیں کیا گیا۔

میں سمجھتا ہوں کہ جو الزام لگایا گیا وہ اتنا بے جا تھا کہ اس کے لگانے کی ضرورت ہی کیوں پیش آئی۔ پولیس سٹیشن پر وسیم اکرم سے پولیس والوں نے کہا کہ ہم تو آپ کے حوصلے پست کرنا چاہتے تھے۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ آئی۔ سی۔ سی۔ کے سیکرٹری کو سرزنش نہ کی جائے کہ وہ اپنے فرائض سے آگے کیوں بڑھے۔ اور ان کا نام لے کر ایسا واقعہ کیوں پیش آنے دیا گیا۔ یہ بات بھی سوچنے کے قابل ہے کہ کیا انہیں اپنی پوسٹ پر رہنا چاہیئے یا نہیں۔ یہ ذکر ہے کرنل بلنٹ کا جہاں تک ہمارے کھلاڑیوں کا تعلق ہے انہیں چاہیئے تھا کہ وہ اپنے سر کو بلند رکھتے اور قانونی امور کو قانون دانوں کے سپرد کرتے یعنی ٹیم کے مینجر کے اور بورڈ کے سپرد کر دیتے۔

انہوں نے حوصلوں کے پست ہونے کا اظہار کرنے کی بجائے ارادے اور عزم کا اظہار کیا کہ وہ کھیل کو جاری رکھیں گے۔ یہاں کپلنگ کی نظم کا ایک حصہ یاد آ رہا ہے۔

" اگر آپ کامیابیوں اور ناکامیوں کا سامنا کر سکتے ہیں اور ان دونوں۔ جو بہروپئے ہیں۔ ان دونوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کر سکتے ہیں۔ تو پھر یقین جانئے کہ آپ مرد میدان ہیں۔ اے میرے نوجوان! اس صورت میں آپ واقعی ایک مرد میدان ہیں"۔

آپ کا خط ملا

مکرم غلام رسول صاحب گوندل

کوٹ ملتانیاں والا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات سے لکھتے ہیں۔

آپ کی عنایت سے روزنامہ الفضل تقریباً باقاعدگی سے مل جاتا ہے۔ یوں تو بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات، شذرات کا سلسلہ نہایت وقیع ہے لیکن حال ہی میں 'عدالت عالیہ' کے عنوان سے فیض محمد صادق صاحب کا سلسلہ مضامین بہت مفید ہے۔ اب تک اس کی دو اقساط 25 فروری 93ء اور 28 مارچ 93ء کو آ چکی ہیں۔ امید ہے یہ مفید سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان — جاوید اقبال ناصر مربی سلسلہ

مکرم بشیر احمد صاحب قیصرانی

دنیا میں بے شمار انسان آتے ہیں اور گزر جاتے ہیں لیکن بعض گزر جانے والے اپنے پیچھے ایسی یادگار چھوڑ جاتے ہیں جو نہ مٹنے والی ہوتی ہے ایسے ہی وجودوں میں سے ہمارے ضلع لیہ کے ایک وجود مکرم بشیر احمد صاحب قیصرانی عیدالفطر کے اگلے روز مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۹۳ء بروز جمعہ اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے۔ (یقیناً ہم خدا کے لئے ہیں اور اسی طرف ہمارا لوٹ کر جانا ہے)

آپ ناظم انصاراللہ ضلع لیہ تھے اور اس کے علاوہ ضلعی سیکرٹری وقف نو بھی تھے۔ آپ تمنی قیصرانی تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان کے رہنے والے تھے لیکن تقریباً دس سال سے لیہ شہر میں سکونت پذیر تھے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۵۰ سال تھی۔

آپ پرائمری سکول میں ٹیچر تھے۔ لیکن انتہائی محنتی اور دیانتدار استادوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ سروس کے دوران مختلف شہروں اور قصبوں میں تبادلہ ہوتا رہا لیکن اب ان کی سروس پوری ہونے میں ایک سال کا عرصہ باقی تھا کہ آپ کا تبادلہ لیہ شہر سے ایک چک میں کر دیا گیا جو کہ شہر سے دور تھا جس کی وجہ سے کافی پریشان نظر آتے تھے انہی دنوں آپ کو گردوں کی تکلیف شروع ہو گئی۔ لیہ کے ڈاکٹروں نے نشتر ہسپتال ملتان جانے کا مشورہ دیا۔ ملتان کے ڈاکٹروں کے بقول آپ کے دونوں گردے فیل ہو چکے تھے۔ تقریباً ۵ دفعہ آپ کے گردے واش کروائے گئے۔ ان کے علاج کے لئے بہت سے جماعت کے دوستوں نے مالی قربانی کی اور بعض نے وقت کی بھی قربانی دی لیکن خاص طور پر مکرم منور اقبال خانصاحب امیر جماعت احمدیہ لیہ نے ان کی ہر طرح اعانت کی اور ان کی بیماری کے دنوں میں اپنا آرام چھوڑتے ہوئے ان کے لئے مختلف ہسپتالوں کا چکر لگاتے رہے۔ خدا ان سب کو جزائے خیر دے۔

لیکن تمام ظاہری تدبیروں کے باوجود مولائے حقیقی سے بلاوا آنے پر تمام عہدیداروں والدہ۔ بہن بھائیوں اور نوجوان رفیقہ حیات کو نہ برداشت کرنے والا صدمہ دے کر اپنے ننھے منے جگر گوشوں کو خدا کی امان میں دیتے ہوئے اپنے رب کے حضور سر تسلیم خم کئے حاضر ہو گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ سلسلہ کے کاموں میں بجلی کی تار کی طرح تھے۔ دن ہو یا رات۔ گرمی ہو یا سردی دھوپ ہو یا بارش کبھی بھی کوئی جماعتی کام ہوتا آپ خوشی سے کیا کرتے تھے۔ تمام چندوں میں حصہ لیتے۔ مربیان سلسلہ سے بے پناہ محبت کرنے والے وجود تھے۔ کبھی کبھی خاکسار کو کہتے کہ مربیان خوش نصیب ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی خدا کے لئے وقف کی ہوئی ہے بلکہ کئی دفعہ تو انہوں نے یہ بھی اظہار کیا تھا کہ سروس سے ریٹائر ہونے کے بعد زندگی وقف کروں گا۔

آپ بفضل تعالیٰ متقی، اخلاق فاضلہ کے حامل اور نافع الناس وجود تھے۔

دعوت الی اللہ کے لئے ہمیشہ پُرعزم رہتے اور دعوت الی اللہ کو باثر بنانے کے لئے مختلف کتب کا بھی مطالعہ کرتے نظر آتے۔

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں" کی ایک جاگتی تصویر تھے۔ جماعتوں میں دوروں کے لئے اکثر مربیان کے ساتھ جاتے تھے۔ اور ریت میں پیدل چلنے سے دریغ نہیں کیا کرتے تھے۔ خاکسار کے ساتھ جماعتی کاموں میں اکثر ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہوتے۔ ایک دفعہ جمعہ کے دن خاکسار کے ہمراہ اڑھائی گھنٹے تک ریت اور ریگستان میں پیدل چلتے رہے شام کو جب واپس گھر پہنچے تو ان کے پاؤں پر نشان پڑ چکے تھے۔ لیکن سارا سفر بڑی خوشی سے طے کرتے رہے۔

ضلع لیہ میں یہ واحد وجود تھے جو کہ لیہ کی تمام جماعتوں کو جانتے تھے انصار، خدام، اطفال اور لجنات میں جانے پہچانے جاتے تھے۔ آپ اپنے دوروں کے دوران تمام ذیلی تنظیموں کا کام کرتے تھے۔ اور جماعتی کام کرنے میں ایک فخر اور راحت محسوس کرتے تھے۔

اپنی بیماری کے دنوں میں اکثر خاکسار کو بلا لیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ "مربی صاحب آپ آتے ہیں تو میری پریشانی اور بیماری کسی حد تک دور ہو جاتی ہے"۔

آپ کی طبیعت میں سادگی تھی ہنسی اور مزاح آپ کا معمول تھا۔ جماعتی دوروں کے دوران اکثر اچھے اچھے لطیفے سنایا کرتے تھے۔ نہایت خوش گفتار انسان تھے۔ سادگی کے باوجود خوش لباس اور سفید پوش رہتے۔

خاکسار کا تبادلہ جب لیہ ہوا تو اس وقت آپ شیو کرواتے تھے لیکن ایک دفعہ خاکسار نے ان کو کہا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ میری داڑھی ہے جس کو مجھ سے محبت ہوگی داڑھی رکھے گا۔ تو اس وقت کے بعد آپ نے کبھی شیو نہ کروائی تھی اور آخری وقت باریش رہے۔

حضور کے خطبات باقاعدگی سے سنا کرتے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے ربوہ میں بھی اکثر دفاتر میں جانے جاتے تھے۔

آج وہ وجود ہم میں نہیں ہے لیکن ان کی یادوں کے انمٹ نقوش ہمارے دلوں پر نقش ہیں۔ روح ان کے واقعات اور یادوں کے ذکر سے ایک گونہ مسرت اور تسکین پاتی ہے۔ لیکن دل ان کی یاد سے ہر وقت بھرا رہتا ہے اور جب ان کا خیال آتا ہے یا ان کی لکھی ہوئی کوئی تحریر آنکھوں کے سامنے سے گزرتی ہے تو بے ساختہ آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔

سب دوستوں اور بزرگوں سے عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کے درجات ہر آن بلند تر فرمائے اور ان کو جنت کا وارث ٹھہرائے۔ انہوں نے اپنے پیچھے بطور یادگار بیوہ اور چار بچے چھوٹے ہیں خدا تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے بچوں کو خادم سلسلہ بنائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں:۔

"اخبار ایک دلیل ہوتا ہے اس بات کی کہ قوم کے اندر کتنی بیداری ہے اگر کوئی قوم اخباروں کی طرف توجہ نہیں کرتی تو یقیناً وہ اپنی ترقی کی پوری خواہش نہیں رکھتی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ پورے زور سے الفضل کو پھیلانے کی کوشش کرے۔"

ایک چھوٹی سی بات

مکرم محمد فہیم صاحب۔ ماڈل ٹاؤن لاہور سے لکھتے ہیں:

چھوٹی سی بات کے عنوان سے الفضل میں بہت سی مفید باتیں پڑھتے میں آتی ہیں اس سلسلہ میں میں بھی ایک واقعہ سب پڑھنے والوں کے علم میں لانا چاہتا ہوں وہ کچھ اس طرح ہے کہ میری بچی عزیزہ فائقہ فہیم نے میڈیکل کے چوتھے سال کا امتحان دینا تھا وہ اور اسکی سہیلیاں اکثر میرے ساتھ گاؤں میں کالج آتیں انکی باتیں امتحان کی تیاری سے متعلق ہوتیں جن سے اکثر میں نے اندازہ کیا کہ میری بچی کی تیاری ان کے معیار کی نہیں ہے اس لئے میں تمام راستہ خداوند کریم کے فضل و رحم سے اسکی کمزوریوں کی پردہ پوشی اور نمایاں کامیابی کے لئے دعا کرتا رہتا۔ چند دن ہوئے جب امتحان کا نتیجہ نکلا تو (اللہ کا شکر ہے) میری بچی اس میں کامیاب ہوگئی مگر اسکی ان تمام سہیلیوں کی کمپارٹمنٹ کسی نہ کسی مضمون میں آئی۔ مجھے جہاں اپنی بچی کی کامیابی کی خوشی ہوئی اور خداوند کریم کی حمد کا موقع ملا۔ وہاں بہت افسوس بھی ہوا کہ کاش میں ان تمام کے لئے دعا کرتا کیونکہ خداوند کریم کی رحمت تو بے کراں ہے۔ خداوند کریم میری اس کوتاہی کو معاف کرے۔ اس واقعہ کو لکھنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ ہم سب کو خداوند کریم سے مانگتے وقت اس کی رحمت کے پیش نظر سب کے لئے دعا کرنی چاہئیے۔ خداوند کریم اسکی توفیق عطا فرمائے۔

جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر ہسپتال میں

ایک تقریب

ربوہ: ۲۷ اپریل۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں دو منصوبوں کی تکمیل پر ایک تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے فرمائی۔

مکرم کرنل (ریٹائرڈ) ایاز محمود خان صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ نے حاضرین کو بتایا کہ آج فضل عمر ہسپتال کے دو منصوبوں کینٹین اور کانفرنس روم کے افتتاح کی تقریب ہے۔

ہسپتال میں روزانہ ۵۰۰ مریض اور ان کے لواحقین آتے ہیں اور اس کا سٹاف ۲۵۰ افراد پر مشتمل ہے جن کی ضروریات کے لئے ایک ہمہ وقتی کینٹین کی ضرورت ہے۔ چنانچہ صدر انجمن نے نئی کینٹین کی منظوری دی اور نظامت جائیداد نے تعمیر مکمل کی۔

دوسرا حصہ کانفرنس روم کی تزئین ہے اس کے لئے ہسپتال کی سابقہ عمارت میں سے ہی ایک کمرہ حاصل کیا گیا اور اس کی جدید تقاضوں کے مطابق ترتیب و تزئین کی گئی تاکہ اعلیٰ معیار کی میڈیکل کانفرنسوں کے انعقاد کے لئے ایک موزوں جگہ میسر آسکے۔ انہوں نے بتایا کہ ہسپتال کے چار مزید منصوبے اپنی تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں ان میں سی سی یو یعنی کورونری کیئر یونٹ۔ آئی سی یو یعنی (انتہائی نگہداشت کا یونٹ) آپریشن تھیٹر کی توسیع اور پرائیویٹ رومز میں سہولتوں کی فراہمی اور توسیع شامل ہے۔ دعا کریں کہ یہ مراحل بھی جلد از جلد تکمیل پا جائیں۔

آخر میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے دعا سے قبل کہا کہ اللہ تعالیٰ فضل عمر ہسپتال کے تمام منصوبوں کو مکمل کرے اور اپنے فضل سے ان کو بابرکت کرے۔

اس کے بعد دعا کرائی گئی جس کے بعد جملہ حاضرین نے کینٹین کا معائنہ کیا۔ اور چائے نوش کی۔ اس موقعہ پر احباب کو ایک دوسرے سے ملنے اور مفید گفتگو کا موقع ملا۔

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ محترمہ عروج انور صاحبہ بنت مکرم ملک محمد انور صاحب صدر لاہور کے نکاح کا اعلان ہمراہ ملک محمد احمد صاحب بنک آفیسر ابن مکرم ملک منصور احمد صاحب ساہیوال مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۹۳ء کو مکرم مولوی حنیف محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ دارالذکر لاہور نے کیا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ مکرم راجہ خوشنود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۲۰ پھالیہ ضلع گجرات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۶ مارچ ۹۳ء کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام "مصباح خوشنود" رکھا گیا ہے نومولودہ مکرم حوالدار راجہ محمد رفیق صاحب کی پوتی اور مکرم راجہ عابد حسین صاحب کی نواسی ہے۔

○ مکرم راجہ آصف علی صاحب چک نمبر ۲۰ پھالیہ ضلع گجرات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۱ اپریل ۹۳ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام "وَرْدَہ آصف" رکھا گیا ہے نومولودہ مکرم راجہ خادم حسین صاحب کی پوتی اور مکرم صوبیدار راجہ محمد عظیم صاحب چک ۲۰ پھالیہ گجرات کی نواسی ہے احباب ان سب کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم مختار احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نیویارک کا کامیاب بائی پاس اپریشن نیویارک میں ہی ہوا ہے۔ ہسپتال میں ہی زیر علاج ہیں صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد اسلم صاحب ڈار آف کھاریاں ضلع گجرات کا راولپنڈی میں مکرم ڈاکٹر نوری صاحب نے بائی پاس اپریشن کیا ہے بفضل خدا اپریشن کامیاب رہا۔ آج کل ہسپتال میں ہی زیر علاج ہیں۔

○ عزیزہ رضیہ شمس صاحبہ بنت مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ کے گلے کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ بچی ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر آگئی ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید مظہر علی شاہ صاحب ابن مکرم سید کرم شاہ صاحب آف راہوالی ضلع گوجرانوالہ جو مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب سابق کارکن دارالقضاء کے داماد تھے۔ مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۹۳ء کو بعد علالت وفات پا گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۸۶۹ و MRS. WASTI WIDOW OF NATATASIM پیشہ خانہ داری عمر ۷۶ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰۔۸۔۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان بر قبہ ۵۱۵ مربع میٹر مالیتی /RP ۳.۶۵۵.۰۰۰ (۲) زرعی زمین ۲۳۰۰ مربع میٹر مالیتی /-RP۹۲۰.۰۰۰ (۳) طلائی زیورات وزنی ۱۹ گرام مالیتی /۳۸۰.۰۰۰ RP (۴) حق مہر تین لاکھ روپے /-RP۳۰۰.۰۰۰۔ کل جائیداد مالیتی /-RP۵.۲۵۵.۰۰۰۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ WASTI بیوہ NATATASIM انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ WARI پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ TARAM پسر موصیہ۔

احمد حسین باجوہ

چوہدری غلام حسین کاہلوں صاحب

خاکسار کے ماموں جان چوہدری غلام حسین کاہلوں بہوڑ چک ۱۱۷ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ مورخہ ۲۲ اپریل ۹۳ء کو بعمر ۹۰ سال وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ چنانچہ بعد نماز جمعہ ۲۳ اپریل ۹۳ء کو حاضرین کی موجودگی میں محترم مولانا منیر الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ برادرم چوہدری محمود احمد صاحب بی ٹی نائب ناظر اصلاح وارشاد کے حقیقی تایا تھے۔ پیدائشی احمدی تھے جماعت احمدیہ بہوڑ چک ۱۱۷ کا قیام حضرت بانی سلسلہ کے وقت سے ہے۔ اور ضلع شیخوپورہ کی ایک اہم اور فعال جماعت گردانی جاتی ہے۔ جماعت کی تربیت کو نمایاں رنگ حضرت محمد دین صاحب نے دیا۔ تقسیم ملک سے پیشتر علاقہ بار سرگودھا، لائل پور اور شیخوپورہ میں بطور کھلاڑی کبڈی خوب ہی شہرت پائی۔ کہ جبھی عرف عام میں پہلوان مشہور ہوئے اور اسی نسبت سے پکارے جاتے۔ احمدیت کے مخلص خادم تھے۔

احباب جماعت احمدیہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ماموں پہلوان صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۱ مئی۔ گذشتہ رات اور علی الصبح نمایاں طور پر سردی تھی آج اگرچہ دھوپ نکلی ہوئی ہے مگر گرمی میں کمی ہے۔

○ سپریم کورٹ میں اراکین اسمبلی کے استعفے بھی زیر بحث آئے ایک فاضل جج نے ان استعفوں پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ ۷۳، استعفوں پر کوئی تاریخ درج نہیں۔ وکیل صفائی نے کہا کہ یہ استعفے سپیکر کو جانے چاہئیں اس کے بغیر ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

○ خیال کیا جا رہا ہے کہ پنجاب کابینہ ۲۴ گھنٹوں میں حلف اٹھا لے گی۔ ۶۰ کے قریب اراکین اسمبلی وزارت کی امید میں ہیں۔

○ آصف علی زرداری کے بعد اب سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ اور پیپلز پارٹی کے سید قائم علی شاہ بھی ایم کیو ایم کے کیمپوں پر فائرنگ کے الزامات سے بری قرار دے دیئے ہیں۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ عبدالغفور ہوتی مسلم لیگ کے سربراہ بننا چاہتے تھے لیکن ناکام رہنے پر ان کو وزارت داخلہ دے دی گئی۔

○ وزیر قانون اقبال احمد خان نے کہا ہے کہ تمام سیاسی پارٹیاں نفرتیں ختم کر کے ملکی مفاد کے لئے متحد ہو جائیں۔

○ آزاد کشمیر کے دیہات پر بھارتی فوج کی فائرنگ سے ۲ افراد زخمی ہو گئے۔ کنٹرول لائن پر بھارتی فوج کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ لوگ گھروں میں محبوس ہو کر رہ گئے ہیں تعلیمی ادارے بند ہیں۔

○ سینٹ میں قومی اسمبلی توڑے جانے پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے اراکین نے کہا کہ صرف ذاتی اقتدار کے لئے تین بار اسمبلی توڑی گئی ہے۔ صدر کو یقین تھا کہ نواز شریف اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیں گے لہٰذا اسمبلی توڑ دی گئی۔

○ پنجاب کے گورنر مسٹر الطاف چوہدری نے کہا ہے کہ صوبائی اسمبلیاں توڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ الیکشن بروقت ہوں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے بی بی سی کے ڈیوڈ فراسٹ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان اب متنازعہ الیکشن کا متحمل نہیں ہو سکتا دنیا کو پتہ چلنا چاہیئے کہ انتخابات منصفانہ ہوتے ہیں۔

○ پیپلز پارٹی نے طے کیا ہے کہ اگر قومی اسمبلی بحال کر دی گئی تو بلخ شیر مزاری کے ساتھ مل کر وہی کام کیا جائے گا جو پنجاب اسمبلی میں کیا گیا تھا۔

○ فوج نے عام انتخابات میں ٹھوس کردار ادا کرنے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے الیکشن کمیشن کو پولنگ کے دوران عملی مدد فراہم کی جائے گی۔ فوج پولنگ سٹیشنوں کے اندر بھی اہم کردار ادا کرے گی۔

○ چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ میری تقرری آئین کے مطابق مقررہ مدت کے لئے ہوئی ہے۔ میں استعفیٰ نہیں دوں گا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ سیاسی سرگرمیاں رک سی گئی ہیں۔ ملک میں ہر نگاہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت اسمبلی توڑنے کی درخواست کی سماعت پر مرکوز ہے۔

○ بوسنیا میں دو دن قبل ہونے والی جنگ بندی پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔ یورپی برادری نے امریکہ اور روس سے کہا ہے کہ وہ بوسنیا میں امن قائم کرنے کے لئے اپنے فوجی دستے روانہ کریں۔

○ بوسنیا کے جنوب مغربی قصبے میں تین دن کی شدید لڑائی کے بعد مسلمانوں اور کروشی باشندوں کے درمیان جنگ بندی طے پا گئی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے مظالم کے خلاف ہڑتال کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ سری نگر اور دوسرے شہروں میں کاروبار زندگی مکمل طور پر معطل ہو کر رہ گیا ہے۔ کاروباری مراکز بند ہیں۔ دفاتر میں حاضری برائے نام ہے۔ سڑکوں پر ٹریفک بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ مقبوضہ کشمیر کی خواتین بھی ہڑتال میں شامل ہو گئی ہیں بھارتی فوجیوں نے مزید ۵ کشمیریوں کو شہید کر دیا ہے

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے سیاسی یتیم سمجھے اور نواز شریف کو آؤٹ کر کے تیسری قوت کو کامیاب کرانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کا نقصان بے نظیر یا نواز شریف کو نہیں ملک کو ہو گا۔ عوام اس کی اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے جونیجو کی حکومت، پھر میری اور پھر اسٹیبلشمنٹ کی پیداوار حکومت برطرف کی گئی یہ تینوں نہیں چل سکے تو کون چلے گا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ الیکشن کلی طور پر فوج کی نگرانی میں کرائے جائیں۔ اس کے لئے فوجی افسران کو ڈی سی کے اختیارات بھی دیئے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط پراپیگنڈہ ہے کہ تین لاکھ فوج کی ضرورت پڑے گی۔ صرف ۷۰۰ افسران کافی ہیں۔

○ سپریم کورٹ میں نواز شریف کی طرف سے قومی اسمبلی توڑے جانے کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت کے دوران فاضل ججوں نے سوال کیا کہ اگر وزیر اعظم اور صدر ایک دوسرے کو برداشت نہ کریں تو ریاست کا نظام کیسے چلایا جائے اگر دو اعلیٰ ترین شخصیات میں تنازعہ ہو جائے تو کیا حکومتی مشینری ناکام نہیں ہو جاتی؟ جواباً نواز شریف کے وکیل نے کہا کہ صدر اور وزیر اعظم میں ذاتی حوالے سے کتنی ہی نفرت کیوں نہ ہو آئین کے مطابق دونوں اپنے اپنے دائرہ کار میں کام جاری رکھ سکتے ہیں۔ وکیل نے کہا کہ صدر پر لازم ہے کہ وہ پہلے اصلاح احوال کے لئے وارننگ دیں۔

○ کراچی میں بحریہ کی تنصیبات اور اندرون سندھ دھماکوں کے بارے میں سو سے زائد مشتبہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گرفتار شدگان میں سپاف اور بعض سندھی تنظیموں کے رہنما شامل ہیں۔

○ سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ چاروں صوبوں کے عوام میں جمہوریت کی حمایت کے لئے ایک نئی سوچ پیدا ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ملک کو صنعتی و اقتصادی ترقی کی راہ پر گامزن کر دیا تھا۔ بیرون ملک سے سرمایہ کاری شروع ہو چکی تھی اکیسویں صدی میں پاکستان نے ایشیا کا ٹائیگر بن کر ابھرنا تھا۔ لیکن صدر نے ملک کے مستقبل کے سنہرے خواب چکنا چور کر دیئے۔

○ واشنگٹن میں مشرقی وسطی امن مذاکرات دو دن کے تعطل کے بعد دوبارہ شروع ہوئے تو فلسطینی وفد نے اپنے اراکین کی تعداد ۴ سے کم کر کے تین کر دی ہے۔ فلسطینی تنظیم نے ایسا کرنے کا فیصلہ تیونس میں یاسر عرفات کی صدارت میں کیا یہ فیصلہ اسرائیل کی فلسطینیوں کے خلاف کارروائیوں کے احتجاج کے طور پر کیا گیا ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ ۱/۲ بجے ۸ ۱/۲ بجے شام

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ) نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ ۔ آفس: ۵۲۱

صاحب اولاد
اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	100	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	20	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	30	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606